ہے لیکن اس کی یہ منطق عجیب ہے کہ پاکستان کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ تخفیف اسلحہ فوج، فوجی سازوسامان اور دفاعی اخراجات میں کمی کرے جبکہ بھارت کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

ے مجھ ہی سے سب یہ کہتے ہیں کہ رکھ نیچی نظر اپنی
کوئی ان سے نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہوکر

حالانکہ یہ بات تمام اقوام عالم کو معلوم ہے کہ اس خطہ میں جارح کون ہے اور کونسا ملک توسیع پسندی اور پڑوسی ممالک پر تفوق کے جنون میں مبتلا اور بالادستی کے نشہ سے سرشار ہے۔ اندریں حالات امریکہ کو چاہیئے تھا کہ بھارت کو زیادہ سے زیادہ پابندیوں میں مقید رکھے، اس کو کشمیر میں انسانی خلاف ورزی سے روک دے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرانے کا پابند بنادے۔
اسی تناظر میں وزیرخارجہ کا یہ بیان خوش آئند ہے کہ انہوں نے قومی احساسات کا ادراک کرتے ہوئے امریکہ کو بے وفا اور ناقابل اعتبار گردانا ہے۔ ماضی کے تلخ تجربات، پاکستان کے ساتھ نامناسب رویہ، صیہونی بالادستی کیلئے کوشاں اور عالم اسلام کے ازلی دشمن امریکہ سے خیر کی توقع رکھنا کار فضول اور وقت کا ضیاع ہے۔ ہم نے ہر آڑے وقت اور مشکل لمحہ میں امریکہ پر انحصار کیا اور اس نے ہمیشہ ہمیں "محبوب طناز" کیطرح جھوٹے وعدوں پر فریب دعووں اور کہہ مکرنیوں میں مبتلا کرکے، گلوخلاصی کی۔ لیکن ہماری سادگی بھی "قابل رشک" ہے کہ ان تمام دغابازیوں کے باوجود ہم "بے مزہ" نہ ہوئے اور اس کی وفاداری کی آس لگائے بیٹھے رہے۔

ع کوئی ایسا کر بہانہ میری آس ٹوٹ جائے۔

ہماری دعا ہے کہ وزیر خارجہ کا امریکہ کے بارے میں تاثرات اور یہ خوش کن خیالات محض "تصور" تک محدود نہ ہوں اور عملی طور پر اسکے مظاہر قوم کے سامنے آجائیں تاکہ ان احساسات کی "تصدیق" کی جاسکے۔

عراقی مسلمانوں کا قتل عام اور اقوام متحدہ کی بے لبسی یا بے حسی؟

خلیجی جنگ کے بعد اقوام متحدہ نے عراق پر اقتصادی پابندی لگائی ہے جسکی وجہ سے عراقی عوام گوناگوں مسائل میں گرفتار ہزارہا مصائب کے شکار اور مہلک ترین امراض میں مبتلا ہیں اور اس دوران ۲۰ لاکھ سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ (ان پابندیوں کی وجہ سے عراق میں جوتباہی